217

فقیر محمد بشیر

مجھکو مولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے بیشک یہ لوگ ایسے ہی ہین جیسا مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے واللہ اعلم۔

سلامت اللہ عفی عنہ

طریقۃ الکذاب الدجال مرزا القادیانی طریقۃ اہل الضلال لاشک فی ذلک ومن شک فی ضلالہ فھو مثلہ وقد حررت فی رسالۃ ردما افتراہ جازاہ اللہ بما ھو اھلہ۔

کذاب دجال مرزا قادیانی کا طریق گمراہوں کا طریق ہے۔ اسمین کوئی شک نہین ہے اور جو اسکے گمراہ ہونے مین شک کرے وہ ویسا ہی گمراہ ہے۔ مینے اسکے مفتریات (جھوٹی باتون) کے رد مین ایک رسالہ لکھا ہے خدا اسکو اوسکے مفتریات کی سزا دے۔

حسین بن محسن انصاری الخزرجی یمانی

علماء لودھانہ وغیرہ

ھذا الجواب مقرون بالصدق والصواب۔ یہ جواب راستی اور درستی سے ملا ہوا ہے۔

مشتاق احمد

الجواب حق والحق یعلو ولا یعلی۔ یہ جواب حق ہے۔ اور حق غالب رہتا ہے مغلوب نہین ہوتا۔

محمد حسن لنور

الجواب صحیح - جواب صحیح ہے - الجواب صحیح جواب صحیح ہے - قد صح الجواب

تحقیق جواب صحیح ہے -

عبد القادر　　قبر علی لکھنوی　　محمد حسن

المجیب مصیب - مجیب راستی کو پہنچنے والا ہے -

نور الدین خان

علمائے امرتسر - سوجانپور وغیرہ

ما قال القادیانی خلاف ما قال اہل الاسلام	جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ اہل اسلام کے مخالف ہے

غلام مصطفی

اسمین کچھ شک نہین کہ معتقدات مرزا قادیانی برخلاف معتقدات اہل اسلام کے ہین اللہ جلشانہ مسلمانون کو اونکی تسلیم سے محفوظ رکھے -

معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقہ اہل اسلام ہین

العبد غلام رسول عبد اللہ الحنفی　　انا الراجی رحمۃ اللہ غلام اللہ قصوری

عقائد مرزا باطلۃ واقاویلہ عاطلۃ	مرزا (قادیانی) کے عقائد باطل ہین اور اسکے اقوال بیکار ہین -

احقر العباد غلام رسول

ما قالہ المرزا فہو مخالف لمذہب اہل السنۃ والجماعۃ -	مرزا (قادیانی) نے جو کہا ہے وہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے -

غلام محی الدین

بے شک جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

محمد مدرس ابو محمد محمد اسمعیل جھنجھانوی

ما قال مرزا فی قوالہ فهو باطل عند اهل الاسلام	ان اقوال مین جو مرزا نے کہا ہے اہل اسلام کے نزدیک باطل ہے۔

فقیر حشمت علی

اسکی (یعنے مرزا قادیانی کی) عبارات جو مجھکو دکھائی گئی ہین انکا ظاہری مفہوم خلاف عقائد اہل سنۃ جماعت معلوم ہوتا ہے اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارات پر لحاظ کر کے عقیدہ رکھیگا تو وہ خطاکار مخالف اہل سنۃ جماعت کا ہے۔

ابو نبیل احمد [illegible]

مولانا [illegible] خاندان حضرت مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم غزنوی ہیں

[illegible]

... اور میری قلم کو اس بات سے جاری کر جو تو چاہتا اور [illegible]

لاریب ان من ادعی الامور المذکورۃ فی السؤال مخالف رسول رب العلمین متبع غیر سبیل المؤمنین ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا - ومن یبتغ غیر الاسلام [illegible] غیر الاسلام دینا

اسمیں شک نہیں کہ ان امور کا مدعی جو سوال میں مذکور ہیں رسول خدا کا مخالف ہے اس کا پیرو جو مومنون کی راہ نہیں۔ اور (خدا تعالی فرماتا ہے) جو شخص رسول کی مخالفت کرے۔ بعد اسکے کہ اسکو ہدایت معلوم ہو چکی ہو۔ اور مومنونکی راہ چھوڑ کر اور راہ پر چلے ہم اسکو ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر وہ پھرتا ہے اور اسکو آگ میں

فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین
ومن الذین قال فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم
یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم
من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم
فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواه مسلم
قال علی القاری فی شرح الفقه الاکبر ودعوی
النبوة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم کفر بالاجماع
وافراخه مخانیث الهنود والنصاری اکثرهم
ممن اضلهم الله علی علم فمن یهدیهم بعد الله
اسأل الله الهدایة لی ولسائر المسلمین اللهم اهدنا لما
اختلف فیه من الحق باذنک انک تهدی
من تشاء الی صراط مستقیم۔

داخل کریں گے اور وہ بری پہرنے کی جگہ ہے۔ اور
(آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے تین شخصوں سے خدا بہت نا
خوش ہے۔ ایک وہ) جو اسلام میں رہکر کافرون کا طریق اختیار
کرے۔ اور (خدا تعالی نے فرمایا ہے) جو شخص بجز اسلام کوئی دین اختیار
کرے اس سے وہ دین قبول نہوگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے
والوں میں ہوگا (یعنی) ان لوگوں میں ہے جنکے حق میں رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہونگے وہ تمہیں ایسی
باتیں سنائینگے جو تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ انسے اپنے آپکو
بچاؤ وہ تمکو گمراہ نکریں اور بہکا نہ دیں۔ یہ مسلم کی روایت ہے ملا علی
قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کا دعوی
کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس (قادیانی) کے پیرو (اتباع) ہنود
اور نصاری کے مخنث ہیں بہت سے انمیں ایسے ہیں کہ خدا نے انکو
با وجود عالم ہونیکے گمراہ کر رکھا ہے خدا کے سوا انکو کون ہدایت کرے
میں خدا سے انکے لیے اور اپنے لیے اور باقی مسلمانوں کے
لیے ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اے خدا تو ہمکو اپنی مرضی سے حق کی راہ دکھا جسمیں اختلاف کیا گیا ہے۔ تو جسے
چاہتا سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

عبد الجبار بن شیخ عبد اللہ الغزنوی

قولی فی صاحب قادیان ما قاله شیخ الاسلام ابن
تیمیه رح حیث قال کما ان خیر الناس الانبیاء
فشر الناس من تشبه بهم من الکذابین وادعی انه
منهم ولیس منهم فخیر الناس بعدهم العلماء والشهداء
والصدیقون والمخلصون فشر الناس من تشبه
بهم یوهم انه منهم ولیس منهم انتهی۔ وفی لفظ الحدیث
فهؤلاء اذل خلق الله تسعر بهم النار یوم
القیمة عیاذا بالله۔

قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام
ابن تیمیہ کا قول ہے جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہم السلام
ہیں ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ جھوٹے لوگ ہیں جو
نبی نہوں اور نبیوں سے مشابہ بنکر نبی ہونے کا
دعوی کریں۔ نبیوں کے بعد بہتر وہ لوگ ہیں جو علما اور شہید
اور صدیق اور با اخلاص ہوں ایسے جو انسے مشابہ بنتے ہیں
اور یہ جتائیں کہ ہم ان ہی میں سے ہیں اور واقع میں ایسے نہوں
وہ بدترین خلائق ہیں۔ یہ ابن تیمیہ کا قول ہے اور حدیث

مین آیا ہے وہ لوگ تمام مخلوق سے ذلیل تر ہین اونکو آگ مین جھوکا جائیگا خدا اس سی بچاوی۔

احمد بن عبد اللہ الغزنوی

الحمد للہ اما بعد فیقول الراجی الملتجی الی رحمۃ ربہ القوی ابو محمد عبد الصمد الغزنوی ان غلام احمد القادیانی الغوی الصبی صاحب العقیدۃ الفاسدۃ والرای الکاسد ضال مضل زندیق بل ہو اضل من شیطانہ الذی لعب بہ وان مات علی ذلک فلا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین لئلا یتاذی بہ اہل القبور [illegible]

سب تعریف خدا کے لئے ہے اسکے بعد امیدوار وہ ملتجی رحمت رب قوی عبد الصمد غزنوی کھتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کجرو بلید جسکا عقیدہ فاسد ہے۔ اور رای کھوٹی گمراہ ہے۔ لوگون کو گمراہ کرنے والا چھپا مرتد ہے بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ہے۔ جو [illegible] شخص اسی اعتقاد پر مرجاوے تو اسکی نماز جنازہ نہ پڑہی جائے اور نہ یہ مسلمانون کی قبرون مین دفن کیا جاوے تاکہ وہ اہل قبور اس سے ایذا نہ پاوین۔

عبد الصمد

لا ریب ان المرزا القادیانی دجال کذاب زندیق باطنی قرمطی وانہ من الذین قال فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بہم تلک الاہواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ وانہ من الذین قال فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروہم

اسمین شک نہین کہ قادیانی ایک دجال ہے بڑا جھوٹا چھپا مرتد۔ باطنی قرمطی۔ اور وہ ان لوگون مین سے ہے جنکے حق مین آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے میری امت مین سے ایسے لوگ نکلینگے جنمین نفسانی خواہشین (بدعات) ایسا اثر کرجاینگی جیسا دیوانہ کتا اس شخص مین اثر کرتا ہے جسکو وہ کاٹتا ہے کہ اسکی کوئی رگ یا جوڑ اس اثر سے نہین بچتا۔ اور وہ ان لوگون مین سے ہے جنکے حق مین آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب پیدا ہونگے انسے بچیو۔

ابو محمد عبد الحق بن محمد عبد الله الغزنوی
ابو زبیر عبد الغفور بن عبد العزیز

الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم ۔ ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ۔ امین ۔ اللهم صل علی محمد وآله وبارک وسلم یہ مسئول عنہ شخص اپنی ابتدائی حالت مین اچھا معلوم ہوتا تھا ۔ دین کی نصرت مین ساعی اور اللہ تعالے اوسکا مددگار تھا ۔ ورنہ بہ فیوضع له القبول فی الارض کا مصداق بنتا جاتا تھا ۔ لیکن اوس سے اس نعمت کی قدردانی نہو ئی ۔ نفس پروری و زمانہ سازی شروع کی ۔ زمانہ کے رنگ کو دیکھکر اوس کے موافق کتاب و سنت مین تحریف و الحاد و بیہودیت اختیار کی ۔ پس اللہ تعالے نے اوسکو ذلیل کیا فیوضع له البغضاء فی الارض کا مصداق بن گیا ۔ قال اللہ تعالیٰ نے امثالہ واتل علیهم نبأ الذی اتیناه ایاتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطان فکان من الغاوین ولو شئنا لرفعناه بها ولکنه اخلد الی الارض واتبع هواه الایۃ اللهم انی اعوذ بک من الحور بعد الکور ۔ یا مصرف القلوب صرف قلوبنا وقلوبهم علی طاعتک ۔ امین وصلی

---

۵۱ زمین مین اسکے لئے قبولیت کا حکم ہوتا ہے ۔

۵۲ زمین مین اسکے لئے دشمنی کا حکم ہوتا ہے ۔

۵۳ انپر اس شخص (بلعم بن باعوراء) کی خبر پڑھ دی جسکو ہمنے اپنی آیتین (انکا علم) عطا کین پھر وہ انسے (یعنے انکو عمل و اعتقاد سے) نکل گیا ۔ پس وہ بہکنو والون سے ہوگیا ۔ ہم چاہتے تو ان آیات کے ساتھ اسکو بلند کرتے ۔ مگر وہ زمین پر پڑا رہا اور اپنی ہوائے نفس کا پیرو ہوا ۔

وصلی اللہ علی النبی وآلہ واصحابہ وسلم۔

عبد الوہاب بن احمد عبد اللہ الغزنوی

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونسألہ الہدی وصلی اللہ علی محمد وآلہ۔ المسئول عنہ عندی مطفئ لنور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون محرف للکتاب والسنۃ وتحریفہ اشد من تحریف الیہود والنصاری ویخالف جمیع المسلمین ویخلع ربقۃ الاسلام من عنقہ وان مات علی ذلک فیقدم قومہ یوم القیمۃ فاوردہم النار وبئس الورد المورود واتبعوا فی ہذہ لعنۃ ویوم القیمۃ یردون الی اشد العذاب ربنا نعوذ بک من درک الشقاء وسوء القضاء النجا النجا۔	اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہم اوسکا شکر کرتے ہین اور اوس سے مدد چاہتے ہین اور اس سے ہدایت کا سوال کرتے ہین۔ جس شخص کے حال سے اس فتوی مین سوال وجواب ہے وہ میرے خیال مین خدا کے نور (اسلام) کو بوجھانا چاہتا ہے اور [illegible] ہے اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہون وہ کتاب اللہ وسنت مین تحریف کرنے والا ہے۔ اسکی تحریف یہود ونصاری کی تحریف سے سخت تر ہے اور وہ سبھی مسلمانون کا مخالف ہے۔ اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکالنے والا ہے۔ یہ اسی اعتقاد

پر مرا تو قیامت کے دن اپنی پیرو قوم کے آگے آگے ہوگا۔ اور انکو آگ مین وارد کریگا وہ آگ بری جاے ورود ہے۔ ان سب (اتباع ومتبوع) پر دنیا مین لعنت پڑتی ہے۔ اور قیامت کے دن یہ سخت عذاب کیطرف پھیرے جائین گے۔ اے خدا مین تیری پناہ چاہتا ہون بدبختی کے پکڑنے اور بری قضا سے لوگو اپنا آپ بچاؤ نجات کو لازم پکڑو۔

(العبد عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی)

اسمین شک نہین کہ مرزا (کادیانی) کافر ہے۔ چھپا مرتد ہے۔ گمراہ ہے گمراہ کنندہ ملحد ہے دجّال ہے وسواسہ ڈالنے والا۔ ڈالکر پیچھے ہٹ جانے والا۔ جسکو میری اس گفتگو مین شک ہو وہ اسپر مجھسے مباہلہ کرے۔

لاشک ان مرزا کافر مرتد زندیق ضال مضل ملحد دجال وسواس خناس فمن شک فی مقالتی هذا فلیباهلنی۔

بیت

اکفر مرزا فهل من مباهل * یباهلنی فی انه لیس کافرا

مین مرزا کو کافر جانتا ہون کوئی مجھ سے اس امر مین مباہلہ کرنا چاہے تو کرے۔

مواہیر علماء لاہور

عقائد واقوال مندرجہ سوال در کتاب معتبر اہل اسلام ندیدم ونشنیدم اہل اسلام راباید کہ ازین عقائد واقوال احتراز واجب دانند واتباع شریعت حقہ نمایند۔ ومعتقد این عقائد را از اہل اہوائی وضلال باید دانست۔

غلام محمد بگوی

ادعاء النبوة بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر صریح مخالف للقرآن۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوے کرنا جیسا کہ کادیانی نے کیا ہے کفر صریح ہے اور قرآن کے مخالف۔ العبد فقیر نور احمد امام مسجد انارکلی لاہور

غلام احمد مدرس مدرسہ [illegible]

الحمد لله رب العلمین والصلوٰة علی سید الانبیاء والمرسلین واٰلہ اجمعین اما بعد فلما رایت الناس مختلفین فی امر مؤلف توضیح المرام والبراھین حتی وجدت بعضھم معتقدا بکمالہ ومصدقا لمقالہ و قلیل ما ھم واکثرھم حاکما بفسادہ وجازما بالحادہ وجھت رکاب النظر ومطیۃ الفکر الی ساحتہ کلا لاظفر علی المآرب واظھر علی المطالب فاذا ھو منکر الخوارق وجاحد کمالات اکرم الخلائق ومحرف النصوص عن معانیہا ومخرج الکلمات الحقۃ عن مواضعہا ومنکر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شیٔ لیس لہ حظ من مصداقیتہ حقائقہا فھو من ارتدادہ علی الیقین ووصل الحادہ عندی الی حق الیقین فمن یأتیہ مصدقا فھو من الضالین ومن فر عن قربہ فھو من الامنین اعاذنا اللہ من شرہ وشر احزابہ الی یوم الدین۔

بعد حمد و صلوٰة۔ جب مینے لوگونکو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام و براہین احمدیہ کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہین۔ بعض اُسکے معتقد کمال اور مصدق مقال ہین۔ مگر وہ بہت ہی کم ہین۔ اور اکثر اسکو مفسد سمجھتے ہین اور اسکے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہین۔ تو مینے اپنے مرکب نظر اور سواری فکر کو اسکے میدان کلام مین دوڑایا۔ تاکہ اسکے مطالب وخیالات پر مجھے اطلاع ہو۔ سو مینے اُسکو معجزات و کرامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا اور معنے قرآن و حدیث کا محرف اور کلمات شرعیہ کو اپنے ٹھکانے سے نکالنے والا۔ صفات بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر۔ پس مجھے یقین ہوگیا کہ وہ مرتد ہے۔ اور یقینًا ملحد۔ جو اسکا مصدق و مؤید ہو وہ بھی گمراہ ہے۔ اور جو اسکی قرب سے بھاگے وہی امن مین ہے۔ خدا ہم سب مسلمانوں کو اوس کے اور اسکے اتباع کے شر سے بچاوے۔ آمین ثم آمین۔ العبد غلام احمد مدرس [illegible]

نحمدہ ونصلی علی رسولہ سید المرسلین وخاتم النبیین واٰلہ وصحبہ اجمعین۔ وبعد فقد رئیت الاقوال المذکورۃ فی ھذا الافتاء لغلام احمد القادیانی

مینے کادیانی کے ان اقوال کو جو اس فتوی مین ہین دیکھا اور اصل تصانیف کادیانی مین بھی

ووجدتها يقيناً في كتبه المطبوعة الشايعة انها
فاقول انها مصادمة للشريعة المحمدية الغراء ومنافية للملة
الحنيفية البيضاء عما افيض علينا من جماعة الصحابة والتابعين وصل
الينا عن ائمة المسلمين من الفقهاء والمحدثين الخ فلا شك في ان
من يصدق الاقوال المذكورة ويسلمها كائناً من كان وانا ما كان فهو خارج
عن حوزة الاسلام والايمان ومارق عن اتباع الحديث والقرآن
هذا والله عزيز ذو انتقام في يوم الفصل والخصام -

انکو ملاحظہ کیا - وہ
اقوال شریعت محمدیہ ؐ
اور تمام مسلمانون کے مخالف
ہین جو ان اقوال کا مصداق ہو
جو کوئی ہو اور جہان کہین ہو وہ
احاطہ اسلام سے خارج ہے اور
اتباع قرآن و حدیث سے باہر ہے

العبد محمد عبد الله

لا ريب في ان ما نقله المؤلف خلاف ما قاله رسول الله
صلى الله عليه وسلم [illegible]
ان الله لا يصلح عمل المفسدين ويحق الله الحق بكلماته
ولو كره المجرمون -

اسمین شک نہین کہ جو کادیانی نے بافترائی
[illegible] وسلم کے
مخالف ہے - جو کچھ وہ لایا ہے سحر کی قسم سے ہے
خدا اسکو باطل کریگا - اور حق کو اپنے
کلمات سے ثابت کریگا اگرچہ مجرم ناخوش ہون - فقیر الی اللہ محمد حفاظ اللہ عنہ

رسالہ فتح الاسلام و توضیح المرام و ازالہ اوہام مولفہ مرزا غلام احمد کادیانی مین جو یہ اعتقاد
و مسائل درج ہین کہ مسیح موعود مین ہون - ملائک بذات خود اپنے وجود سے زمین پر نہین آتے -
انبیا پر نہین اترتے - صرف انکی تاثیر نازل ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسم مبارک کے
ساتھ نہین ہوا - عیسیٰ ؑ مردہ کو باذن اللہ زندہ نہین کرتے تھے - جانور کو زندہ نہین کرتے تھے - موسیٰ ؑ
کا عصا سانپ حقیقی نہین بنا تھا - ابراہیم علیہ السلام نے چار جانور کو جنکا قرآن شریف مین بیان ہے
زندہ نہین کیا - بلکہ یہ از قبیل عمل مسمریزم تھے - علی ہذا القیاس اور ایسے ایسے اعتقاد و مسائل نصوص کتاب اللہ
و احادیث صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سبیل سلف صالحین مؤمنین سے مخالف ہین -
لہذا یہ عقائد و مسائل باطل ہین -

؎ سحر اسلیے کہا ہے کہ اسکا حواریون پر جادو کا سا اثر ہوا ہے وہ صم بکم عمی ہو کر اسکو بے سمجھے سوچے مان گئے ہین -

اور ایسے اعتقاد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولے ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ جن لوگون کو ان عقائد کیطرف میلان ہوگیا ہے۔ انکو لازم ہے ان عقائد کو پیش کر کے اور علماء فضلا سے نہ صرف دو چار سے بلکہ صدہا سے اخروی نجات کی غرض سے اور طالب راہ حق بن کر ان شبہات کا حل کرائین۔ یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھین اور پرانی اور قدیمی تحقیقات کو بلا دلائل یقینیہ و اتفاقیہ نہ چھوڑین فقط وما علینا الا البلاغ۔

الراقم خاکسار رحیم بخش مصنف سلسلہ تعلیم الاسلام

علماء و سجادہ نشینان ضلع گورداسپور

لاریب مرزا غلام احمد کادیانی کے دعاوی مخالف قواعد اسلام وغیر مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہین۔ اوسکے ہزلیات باطلہ ولغویات لاطائلہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اوس کے ضال ومضل ہونیکا ہے۔ صرف عیسی موعود کے کادیان مین (جو وسط ملک پنجاب مین ایک گاؤن ہے) ظہور پکڑنے کا دعوی کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علوم دینیہ سے رکھتا ہو بخفا ہے۔ کہ کسقدر مضامین احادیث صحیحہ اور روایات قویہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماء اولی الاہتداء مجیبین مصیبین نے شکر اللہ سعیہم جسقدر اوسکی نازیبا حرکات کے اطفاءمین آب جہد مشکور سعی موفور اراضی قلوب المؤمنین پر ڈالا ہے۔ بغایت درجہ شایان نثار و قابل مرحبا ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا

ایسی ہی گرم رہی - اور مفصل مذکور کی کُتب پر فتور کا حرف بحرف رد ہو گیا - تو
بہت عمدہ اعانت دینی و مدد اسلامی کیصورت آئینہ وقت مین جلوہ گر ہو گی -
سو حق حقیقی کیطرف سے یہ خیر توفیق ہمارے علماء حق کو وقتاً فوقتاً بہر
ایام و ساعات بر جمیع اوقات و انات ہوتی رہے - اور اس آیت شریفہ کا
مصداق ظہور پذیر ہو جاوے - جاء الحق و زھق الباطل -

مجھے اپنے بعضے بھائیون پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کُتب
کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہین - بالخصوص توضیح المرام - فتح الاسلام
ازالہ اوہام - کہ جسمین صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غرا و ملت بیضا
مندرج ہین - پھر مرزا کادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھکر اوسکی دوستی و محبت
[illegible] زمرہ
اہل اسلام سے خارج و بفرقہ کفار مندرج ہوتا ہے - ہادی مطلق ہمکو اور
ہمارے بھائیون کو ایسے اشخاص کی صحبت سے اور انکی کتب کے مطالعہ
سے مامون و مصئون فرمائے - آمین یا ہادی المضلین - بحرمت خاتم النبیین
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین -

حررہ فقیر سید ابو الحسین طصو غفی عنہ [illegible]

جواب المجیب صحیح لانہ من اعتقد
بتلک العقائد فقد ضل ضلالا بعیدا

جواب صحیح ہے - جو شخص ان عقائد
کا معتقد ہو وہ دور ہو گیا -

حررہ

مسکین المساکین امام الدین بٹالوی

ماکتب فی ھذا الکتب صحیح بلا ریب وتمویہ	جو اس فتوے مین لکہا ہوا ہے

وہ بلا شک وطمع سازی صحیح ہے۔

حررہ سید محمد صادق ولد مولوی گل علی شاہ مبر مغفور

المسطور حق لا ریب فیہ + + +	اسمین جو لکہا گیا ہے وہ صحیح ہے۔

العبد محمد ابراہیم امام مسجد جامع بٹالہ

ماحرر فی ھذا الورق صحیح + +	جو اس ورق مین لکہا گیا ہے وہ صحیح ہے۔

العبد [illegible]

ذلک الکتاب لا ریب فیہ المجیب مصیب۔	اس فتوے مین کوئی شک نہین ہے۔ مجیب نے ٹھیک جواب دیا ہے۔

حررہ محمد فخر الدین گجراتی وارد بٹالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا۔ اما بعد فی الواقع یہ عقائد مستحدثہ مخترعہ موضوعہ مرزا صاحب قادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہل اسلام ہین۔ پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ انکا ابطال جہانتک ہو سکے کرے ہاتہ سے یا زبان سے اور دل سے فقط برا جاننا تو ضعف ایمان پر دال ہے۔ جیسا کہ حدیث صحیح مین ہے عن طارق بن شہاب قال اول من بدء بالخطبۃ قبل العید مروان فقام الیہ رجل فقال الصلوٰۃ قبل الخطبۃ فقال قد ترک ما ھنالک فقال ابو سعید اما ھذا فقد قضی ما علیہ

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان۔ رواہ مسلم۔ واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائد باطلہ کے جنکی تردید اصل فتوے مین مندرج ہے۔ صرف بعض مجملاً ذکر کرکے ابطال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت مین حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائین گے۔ اور دمشق کے منارہ شرقی پر فرشتون کے پرون پر ہاتھ رکھکر تشریف لائین گے۔ اور دجال کو (کہ انسے پیشتر خروج کرچکا ہوگا) قتل فرمائینگے۔ اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام بھی اسوقت ظاہر ہوچکے ہونگے۔ یہ بیان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابوہریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ متفق علیہ۔ اس حدیث مین گویا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تفسیر آیت کی فرمادی کہ جس سے انکا دنیا مین پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد۔ رواہ مسلم وفی روایۃ لہما کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم انتہی ان ہر دو حدیثون مین صاف طور پر آپنے قسم کہاکر فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام جب اترین گے تو صلیب کو توڑینگے اور خنزیر قتل کرین گے۔ اور یہ سب امور اپنے حقیقی معنے پر محمول ہین جیسا کہ علماء اہل اسلام نے اسکی تصریح فرمادی ہے۔

۲۱؎ ۔ ان احادیث کا خلاصہ مطلب فتوے مین بصفحہ (۱۶۳ یا ۱۶۴) گذر چکا ہے۔

خوش سب کھتو(؟)

(۵۱)

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر ہشتم لغایت دہم —— جلد سیزدہم

بابت سنہ ۱۳۰۸ ہجری مطابق سنہ ۱۸۹۱ عیسوی

اس دفعہ کی اشاعت مین تین مضمون جداگانہ نکلے ہین۔

(۱)

مباحثہ لدھانہ

جو اس جلد کے تین نمبرون مین چھپا ہے۔ اور اسکی قیمت روسائے عظام سے ۶ اور عام اغنیا سے ۔ اور متوسط اہل وسعت سے ۱۲ کم وسعت لوگون سے ۱۱ اور جو خرید کر فی سبیل اللہ تقسیم کرین ان سے ۱۱ ہے

(۲)

فتوے علمای پنجاب و ہندوستان

(بحق)

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

جو چھ نمبرون (۴-۵-۶-۷ و ۱۱-۱۲) مین چھپا ہے۔ ان چھ نمبرون کی قیمت حسب شرح و مراتب بالا ۱۲ - ۵ - ۱ - ۱ - ۸ - ۱۲ -

(۳)

جواب فیصلہ آسمانی

جو چھ نمبرون مین جلد ۱۴ کے چھپا ہے۔ اسکی قیمت حسب شرح و مراتب بالا ۶ - ۶ - ۶ - ۸ - ۱۲ -

مزدہ اور اسپرو حیث شکریہ

ہماری دلی دوست اور دینی برادر منشی مولوی محمد سعد اللہ صاحب متخلص بہ سعدی مدرس ہائی سکول لودہانہ اکمال اسلامی ہمدردی ایمانی غیرت دینیہ کو دکھلایا اور مسلمانون پر احسان کیا۔ کہ کادیانی اور اسکے پیروان کے رد مین متعدد رسائل نظم نثر مین چھپوائے۔ اول شہاب ثاقب بر مسیح کاذب جسکا اشتہار پرچہ نمبر ۱۲ جلد ۱۳ مین دیا گیا ہے۔ اور اسکی قیمت مع محصول ۱۲ ہے۔ دوم مثنوی رومی کی حکایت شغال کادیانی کے حسب حال مسمّیٰ بہ گیدڑ دنبہ مع حکایت بوم و شپرہ اردو فارسی نظم جسمین کادیانی اور اسکے اتباع کا پورا فوٹو دکھلایا۔ اور اپنی شاعری و لیاقت علمی کا کامل ثبوت دیا ہے۔ اسکی قیمت مع محصول ۱۲ تیسرا۔ بعض اتباع کادیانی کی دعوت مباہلہ کا جواب اردو نظم جسمین کادیانی کو دہلی اور پٹیالہ اور لاہور اور سیالکوٹ مین بھاگ جانیکی کیفیت ہے قیمت مع محصول ڈاک ۲ چہارم پنجابی سی حرفی جو ہدویون کی صدا جھوٹا مسیح جو ایک پنجابی مرید کادیانی کی پنجابی سی حرفی کا جواب ہے قیمت ۰ شائقین ان رسائل مین منشی صاحب موصوف کی اس ہمدردی کا دل سے شکریہ ادا کرین اور ان رسائل کی متعدد کاپیان منگواکر عام لوگون مین تقسیم کرین منشی صاحب نے ان رسائل کے چھپوانے سے دنیاوی تجارت مقصود نہین رکھی بمقصود صرف ہدایت خلق اللہ و اظہار بطلان خیالات کادیانی ہے۔ اسمین علمائون کی طرف سے اور ہمین اتنی ہمدردی ضرور ہونی چاہئے۔ کہ منشی صاحب کی لاگت وصول ہو جاوے تا کہ آیندہ اس قسم کے مضامین کی اشاعت کرانی مدد ملتی رہے

(مطبع اسلامیہ سٹیم پریس لاہور) ۔بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

مباحثہ لودہانہ

تمہید

عشرہ جلد ۱۳ - مین بضمن تمہید فتوے بیان ہوچکا ہے کہ کادیانی کو علمائے اسلام سے مباحثہ کرنا ہرگز منظور نہین - پہر یہ چہیڑ چہاڑ جو مرت سے چلی جاتی ہے کس غرض سے ہے؟ وہ غرض صرف یہ ہے کہ مباحثہ کی امید و انتظار مین وقت ٹلے - اور کچہ دنون اسکے کفریات اعتقادیہ پر پردہ پڑا رہے - اور عام اہل اسلام کے روبرو اسکی قلعی نہ کہلے -

اس غرض کو پورا کرنے کے لیے اسنے ایسی شروط مباحثہ کو آڑ بنایا - جنکے ناممکن الوقوع ہونے سے مباحثہ کا وقوع ملتوی ہوتا رہا - ایسی شروط کو اسکی تفصیل بضمن جواب فیصلہ آسمانی کادیانی عشرہ ۲ جلد ۱۴ مین بصفحہ ۵۳ ہوچکی ہے - ہم نے اسنے آٹھ دفعہ پیش کیا اور مباحثہ کو ٹلا یا مگر ان دفعات سے ساتوین دفعہ اسنے نظر کو پیش کیا تو ہمنے انکو مان لیا - اور بمقام لودہانہ کادیانی کے گھر ہو کر اسکو جا پکڑا - اور مباحثہ کرنے پر مجبور کیا - اور ہمارا اوسکا مباحثہ ۲۰ - جولائی سنہ ۱۸۹۱ء کو شروع ہوا - اور بارہ دن تک ہوتا رہا - جنمین تین دن خاکسار اسکے مکان پر جاتا رہا - پہر تین دن - اسکو خاکسار کی فرودگاہ پر مجبورًا آنا پڑا - مگر چونکہ وہ مجبوری - اور ہماری طرف سے شروط کا منظوری [illegible] اسکو مباحثہ ہرگز منظور نہ تہا - اور اسکی شروط کا قلعہ پہلے سے ٹوٹ چکا تہا - لہذا اس مباحثہ سے جان چہوڑانے اور اپنے کفریات کی پردہ دری کو ٹلانے کے لئے پہلے تو اسنے یہ حیلہ نکالا - کہ خروج از بحث اختیار کیا - جو بات اس سے پوچہی گئی تہی کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی جملہ احادیث صحیح ہین یا نہین؟ اسکا جواب صاف نہ دیا - اور بارہ دن تک فضول اور غیر متعلق اِدہر اُدہر کی باتون مین جواب کو ٹلایا - اور یہ خیال کر لیا کہ اصل بات کا جواب نہ دیا جائیگا - تو فریق ثانی جو ہماری طرح بیکار نہین خود بخود تنگ آکر مباحثہ چہوڑ کر چلا جائیگا - مگر جب ان باتون کا عام لوگون مین نقل و مراسلت کے ذریعہ سے اشتہار ہو گیا - اور اس سے آپکی بے علمی و بے انصافی و بد اعتقادی کا حال اور بہی کہلنے اور چارون طرف سے آپ پر قہقہ اڑنے لگا اور یہ امر آپکے امرتسر و لاہور کے حواریون پر منکشف ہوا - تو آپکے ایک امرتسری چہیتے حواری نے جسکا ذکر خیر فتوی کے صفحہ ۱۴۴ یا ۱۴۳ مین ہوچکا ہے - آپکو خط لکہا کہ یہ کیا کارروائی کر رہے ہو ان سوالات و جواب مین تو تم ذلیل ہو رہے ہو - فریق ثانی تمکو حیران و خراب کر رہا ہے - اور یہی - ان سوالات و جوابات سے انکا مقصود ہے - اس بحث کو جلد بند کرو - ورنہ اور زیادہ ذلیل ہوگے - تو آپنے بارہوین دن جو آخری تحریر پیش کی اسمین ترک بحث کی درخواست کر دی - اور یہ بات کہدی - کہ ہم نے اپنی بہت کچہ لکہہ لیا ہے بہی لکہہ لیا - اب ہم اس بے سود بحث کو بند یا ختم کرنا چاہتے ہین - اسکے بعد آپ وہان سے بہاگ گئے جیسے تیر سے - بہاگتا ہو مگر از راہ کمال جرات و حیا اس بحث کو موقوف کرنے اور مجلس سے بہاگ جانے کے وجوہات آپنے اشتہار یکم اگست سنہ ۱۸۹۱ء اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۸۵۸ وغیرہ مین یہ تین بیان کیے ہین -

اول یہ کہ خاکسار نے اپنی تحریرات کی نقلین دوسرے کی قلم سے لکہوا کر انکو دین - اپنی دستخطی تحریرین جنکے دینے کی شرط ٹہر چکی تہی نہین - دوم - انکی تحریرین پڑہی جانے کے وقت خاکسار نے کچہ زبانی دریافت کیا - اور لفظی غلطی کو پکڑا - حالانکہ یہ مقرر ہوچکا تہا - کہ تحریر پڑہنے کے وقت دوسرا فریق کچہ نہ بولے - سوم خاکسار نے جوش مین آکر انکے حق مین کاذب وغیرہ غیر مہذب الفاظ کہے - اس حالت [illegible] برخاست کیا - ان وجوہات کے اعتراضات کا مفصل جواب ہمارے اشتہار یکم اگست مین ادا ہوچکا ہے خلاصہ اس مقام مین عرض کیا جاتا ہے - اس مباحثہ مین جو تحریری شرط آپنے کی تہی - اسکا خلاصہ یہ ہے - کہ مباحثہ تحریری ہو - کوئی

پہلے تقریر ... کی طرف سے ... جو کسی مسئلہ مین بحث کرنا چاہے۔ پرچہ سوال وجواب پر ہون یا جسقدر برعایت مساوات مولوی
صاحب ... یا جب تک اصل امر کا فیصلہ ہو کسی کے خانگی امور کے متعلق کوئی اعتراض نہو۔ اسکے سوا کوئی شرط نہیں
... کسی دستخطی تحریرات دکھاوین۔ نہ یہ کہ بوقت قرات تحریر اسکے کسی لفظ یا مضمون کے متعلق استفسار ہو۔ نہ غیر
مہذب الفاظ کے وقوع مین آنے یا نہ آنے کی کوئی شرط ہوئی گو یہ امر تہذیب کے لیے لازمی ہے اور انسانی اخلاق کا مقتضے ہے
[illegible] ان شروط کے بیان مین جھوٹ بولا ہے۔ اور انکی خلاف ورزی کا الزام بھی ناحق دیا ہے۔ اسطرف سے نہ شرط مسلم کا خلاف
ہوا۔ اور نہ کلمات غیر مہذب کا صدور ہوا۔ **دوسرا جواب ان وجوہات کا** یہ ہے۔ کہ فرض کیا اور مان لیا کہ یہ تینون شرطین مقرر ہو چکی
تھین۔ اور انکا خلاف فریق ثانی سے ہوا مگر یہ دیکھنا اور بتانا چاہیے۔ کہ کس دن اور کس جلسہ مین فریق ثانی نے ان شروط کا خلاف کیا۔ اور کب
اور کس دن آپنے مباحثہ چھوڑ کر فرار اختیار کیا۔ **اسکا جواب** آپکے ازالہ کے صفحہ ۸۸۰ وغیرہ مین یہی پایا جاتا ہے۔ کہ پہلے ہی دن شروط کا خلاف
شروع ہو گیا تھا۔ آپ فرماتے ہین کہ "اللہ تعالے خوب جانتا ہے۔ کہ وہ (یعنے خاکسار) ایکدن بھی شرائط مقررہ پر قائم نہین رہ سکے۔"
پر اس مفصل بیان کو صفحہ ۸۸۸ تک تفصیل مدلل کیا۔ پس اگر اس جلسہ کے موقوفی کے موجب یہی وجوہات ہوتی تو گیارہ دن تک مباحثہ کیون
جاری رہتا اور خاص بارہوین دن کیون موقوف ہوتا۔ بارہوین دن تک اسکا جاری رہنا صاف بتا رہا ہے کہ اس مباحثہ کی موقوفی کا سبب
یہ وجوہات نہین [illegible] عبارت ہین۔ اب اگر یہ کہو کہ
صفحہ ... وغیرہ مین جو ہمنے خلاف ورزی شروط کا ابتدا ہی سے شروع ہونا بیان کیا ہے۔ اسمین ہمنے جھوٹ بولا ہے اور اسپر قسم بھی
جھوٹی کھائی ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ ان شروط کا خلاف بارہوین دن ہوا تب مباحثہ موقوف کیا گیا۔ تو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ اگر بارہوین دن ان شروط
کا خلاف ہوا ہے۔ تو بھی ضرور یہ ہے کہ وہ بعد انعقاد جلسہ اور بوقت قرات تحریر اخیر کاروائی ہوا ہوگا۔ اور درخواست موقوفی مباحثہ کو تو آپ پہلے
ہی سے گھر سے لکھا لائے تھے۔ پھر کوئی عاقل صاحب ہوش وحواس سلیمہ یہ کیونکر تجویز کر سکتا ہے کہ اس موقوفی مباحثہ کا سبب خلاف ورزی شرط ہے جو
تحریر پہلے سے درخواست موقوفی و انعقاد مجلس و قرات تحریر وقوع مین آیا تھا کیا ایک چیز کا سبب جو پیچھا ہو اس چیز کا وجود سے پہلے متحقق
ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہین۔ یہ ایکا درخواست موقوفی مباحثہ کو گھر سے لکھ کر لانا۔ اور بقول فرضی آپکے ہمارا خلاف شروط کا پیچھے مترتب ہونا ہی صاف بتاتا ہے۔ کہ موقوفی
مباحثہ کا سبب خلاف ورزی شروط نہین ہے۔ بلکہ اور ہی سبب ہے۔ جو بیان ہوا ہے یہ آپکی افترا کا جواب ہے۔ **اب یہ بیان** کیا جاتا ہے۔ کہ اس مباحثہ مین شروط مذکورہ
اور شروط سابقہ کا جنکو آپ صحیح اور واجب العمل سمجھکر پیش کرتے رہے ہین۔ **خلاف** آپ ہی نے کیا ہے۔ اور آپ ہی نے **عہد وپیمان** کو توڑ دیا۔ اور
مباحثہ سے فرار صرف اپنے عجز اور ظہور بے علمی وبد اعتقادی کے سبب سے اختیار کیا ہے۔ جسکی **تفصیل** ذیل ہے (۱) جب آپنے اپنی کسی تحریر کو پڑھا
تو اسکے ساتھ زبانی بھی تشریح کرنا اختیار کیا۔ چنانچہ مولوی محمد حسن صاحب رئیس لودہانہ جنکے اخلاق وصداقت کے آپ بھی معترف ہین اس بیان
کی تصدیق ہمارے اشتہار یکم اگست کی پشت پر تحریر کر چکے ہین۔ (۲) تحریر سوال وجواب کے وقت آپنے شرط مساوات وقت کا جسکو آپنے
پانچوین دفعہ پیش کیا تھا۔ لحاظ نہین کیا۔ ہمنے آپکی تحریرونکا جواب منٹون مین دیا۔ اور آپنے ہماری تحریرونکا جواب گھنٹون مین۔ ہماری آخری تحریر نصف
آپکے سامنے چار پانچ گھنٹہ مین لکھی گئی۔ اور نصف آپکے وکیل محتسب کے سامنے اسی قدر عرصہ مین لکھی گئی گو اسکے نقل کرانے مین اور بھی توقف ہوا مگر آپنے
اسکا جواب چار روز مین لکھا۔ اور اپنا اصلی مسودہ غیر مبیضہ پیش کیا جسکی تصدیق آپکا ایک دستخطی رقعہ اور اصلی مسودہ سے ہو سکتی ہے۔ (۳) تحریر
جواب کے وقت آپنے کتابون سے مدد لی۔ آیات قرآن تک ایک حافظ سے پوچھکر اور خاکسار کی مدد سے لکھیں اپنی یاد سے نہ لکھی گئین حالانکہ اسی دفعہ تحریر مین آپ یہ
تحریر کر چکے تھے۔ کہ کتابون سے مدد نہ لیجاوے۔ آپنے اس شرط کو توڑا۔ تو ہمنے بھی نقل کتابون کیطرف رجوع کیا۔ (۴) ہماری آخری تحریر نصف
... بھی تو آپنے اس شرط کا جو اس مباحثہ ہین بانی ... آپکی بعض تحریرات مین مقرر ہو چکی تھی۔ ... سامنے سوال وجواب لکھین۔
[illegible]

مباحثہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر نمبر اول از جانب خانیکسار

مین آپ کے چند عقائد و خیالات پر بحث کرنا چاہتا ہون مگر اس سے پہلے چند اصول
کی تمہید ضروری ہے آپ اجازت دین تو مین اون اصول کو پیش کرون۔

۲۰ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء — ابو سعید محمد حسین

تحریر نمبر اول از جانب قادیانی

آپکو اجازت ہے بخوشی پیش کرین لیکن اگر یہ عاجز مناسب سمجھیگا تو آپ سے بھی چند
اصول تمہیدی دریافت کریگا۔

۲۰ جولائی سنہ ۹۱ء — مرزا غلام احمد

لہ یہان تو ان اصول کو پیش کرنے کی اجازت دی ہے۔ بلکہ خود بھی اس قسم کے
اصول پیش کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ مگر اب بعد از فرار و شکست یابی ان اصول
کو بیہودہ و لا یعنی کہا جاتا ہے۔ ناظرین اس سے ان حضرات کے صدق
و انصاف کا اندازہ کرین۔

تحریر نمبر دوم از جانب خاکسار

میرے ان اصول کو جنکو مین رسالہ نمبر ا جلد ۱۲ مین بیان کر چکا ہون۔ اور انکو آپکے حواری حکیم نورالدین نے تسلیم کیا ہے۔ آپ بھی تسلیم کرتے ہین یا کسی اصول کی تسلیم مین عذر ہے۔

۲۰- جولائی (ابو سعید محمد حسین) ۹۱ء

تحریر نمبر دوم از جانب قادیانی

مجھے ان اصولون کی اطلاع نہین مجھے بتلائے جائین تب انکی نسبت اطلاع دونگا۔

۲۰- جولائی (غلام احمد) ۹۱ء

سلہ قولہ اطلاع نہین یہ محض کذب ہے اور ممکن نہین کہ آپ نے ان اصول کو نہ دیکھا ہو۔ رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ا و ۲ و ۳ جلد ۱۳- آپکے پاس پہنچا اور وہ آپکے جواب و خطاب مین ہے، پہر کیا امکان تھا کہ آپ اس رسالہ کو نہ دیکھتے۔ آپکے اپنے خط نمبری ۹ مورخہ ۲۰- اپریل ۹۱ء مین میرے ان اصول کو لغو قرار دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ آپ کو ان پر اطلاع ہوئی ہے۔ نہ ہوتی تو آپ انکو لغو نہ لکھتے۔ اور اگر اس کے جواب مین یہ کہین کہ ہمنے قبل از اطلاع انکو لغو لکھا تھا۔ تو اس سے آپ کی اور ایمانداری اور راست شعاری و حق طلبی ثابت ہوتی ہے۔ کہ ایک امر کو قبل از علم لغو لکھدیا۔ بہر حال آپکے اس قول سے آپ کی راستی و حق طلبی کو بٹہ لگتا ہے۔

تحریر نمبر سوم از جانب اخبار

وہ اصول یہ ہین جو رسالہ مین پڑھ کر سنائے جاتے ہین۔ ان اصول مین سے جس اصول کی نسبت آپکو تسلیم یا عدم تسلیم ظاہر کرنا ہو آپ ظاہر کرین چونکہ رسالہ چھپا ہوا ہے لہذا ان اصول کے دوبارہ تحریر مین لانے کی حاجت نہین۔ آپ ایک ایک اصول پر یکے بعد دیگرے کلام کرین۔

۲۰ جولائی ابو سعید محمد حسین ۱۸۹۱ء

تحریر نمبر سوم از جانب قادیانی

کتاب اہلسنت کی حجیت تسلیم ہونے مین میرا یہ مذہب ہے کہ کتاب اللہ مقدم اور امام ہے۔ جس امر مین احادیث نبویہ کے معنے جو کئے جاتے ہین۔ کتاب کی مخالف

ط ۵ آپنے رسالہ پڑھنے سے روکدیا۔ اور یہ کہا کہ رسالہ مجھے دیدین مین خود ان اصول کو دیکھنا۔ اور انکی نسبت اپنی رائے لکھتا ہون۔

۵۲ تو اسمعنے کئے جاتے ہین۔ معنے حدیث سے سوال نہ تھا صرف صحت حدیث سے سوال تھا۔ جو الفاظ سے متعلق ہے نہ معانی سے۔ معانی ہمیشہ الفاظ کے تابع ہوتے ہین۔ جس حدیث کے الفاظ صحیح ہون اسکے معنے صحیح ہو سکتے ہین۔ اور وہ قرآن شریف کے موافق و مطابق کئے جا سکتے ہین۔ اور جس حدیث کے الفاظ غیر صحیح ہون اسکے معنے باوجودیکہ بجائے خود صحیح و مطابق قرآن ہون قابل اعتبار نہین ہوتے۔ اور وہ اپنے الفاظ کی تابع ہو کر غیر صحیح و ناقابل اعتبار سمجھے جاتے ہین۔

واقع نہوں تو وہ معنے بطور حجت شرعیہ کے قبول کئے جا ئینگے۔ لیکن جو معنے نصوص بینہ قرآنیہ سے مخالف واقع ہونگے۔ اون معنون کو ہم ہرگز قبول نہین کرین گے۔ بلکہ جہانتک ہمارے لئے ممکن ہو گا ہم اوس حدیث کے ایسے معنے کرین گے جو کتاب اللہ کی نص

---

۲۱۴ [illegible]

لہذا ہر ایک منصف وطالب حق کا فرض ہے کہ جب وہ کسی حدیث سے تمسک کرنا چاہے تب پہلے اسکی صحت الفاظ کی تحقیق کرے۔ پھر اسکی معانی کیطرف رجوع کرے۔ جو بصورت صحت الفاظ صحیح وموافق قرآن ہو سکتے ہین۔ قادیانی نے جو بحث صحت الفاظ کو چھوڑکر پہلے ہی سے صحت معانی کی طرف رجوع کیا ہے۔ تو اس سے اسکا مقصود [illegible] سے گریز اسکا مقصود ہے۔ ناظرین اسی ایک امر کو توجہ سے ملاحظہ کرین گے تو اس سے قادیانی کے خروج از مبحث وشکست وفرار کا یقین کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

جو لوگ قادیانی کے اس جواب کو (جس سے بڑھکر اسنے تمام مباحثہ مین ہمارے اصل سوال کا جواب نہین دیا) ہمارے سوال کا کافی جواب سمجھتے ہین۔ وہ اس منصفانہ اصول کو توجہ سے پیش نظر رکھین تو یقین کرین کہ قادیانی نے ہمارے سوال کا شروع مباحثہ سے اخیر تک جواب نہین دیا۔ ہمارا سوال صحت الفاظ حدیث سے ہے۔ اسکا جواب صحت معانی کے متعلق ہے۔ ونیز اسکا جواب ایک شرطی جواب ہے کہ ”اگر کسی حدیث کے معنے قرآن کے موافق پائینگے تو اسکو صحیح سمجھینگے ورنہ موضوع قرار دین گے“ اور ہمارا مطلوب قطعی جواب ہے۔ جو ”اگر“ اور ”مگر“ سے ادا نہین ہوتا۔ اور وہ یہ تصریح چاہتا ہے کہ بخاری مسلم وغیرہ کتب حدیث کی احادیث (خواہ انکو اس شرطی اصول روایت مجوزہ قادیانی سے یہ کہا جائے یا اصول روایت مجوزہ محدثین سے) سب کے سب صحیح ہین یا نہین ہین اور یہ جواب

ہین کے موافق و مطابق ہون - اور اگر ہم کوئی ایسی حدیث پائین گے جو مخالف نص قرآن کریم ہوگی اور کسی صورت سے ہم اوسکی تاویل کرنے پر قادر نہین ہو سکینگے تو ایسی حدیث کو ہم موضوع قرار دین گے - کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے فبای حدیث بعد اللہ وایاتہ یؤمنون یعنے تم بعد اللہ اور اوسکی آیات کی کس حدیث پر ایمان لاؤ گے - اس آیت مین صریح اسبات کیطرف اشارہ ہے کہ اگر قرآن کریم کسی امر کی نسبت قطعی اور یقینی فیصلہ دیوے یہانتک

منزا کی کلام مین اول سے آخر تک صاف و صریح طور پر پایا نہین جاتا بلکہ جا بجا اس کے بیان سے گریز و فرار و خروج از بحث پایا جاتا ہے جسکی یہ پہلی دفعہ ہے -

تو یہ [illegible] ہونگے [illegible] آپ نے [illegible] جوابات مین خاصکر صحیح بخاری و مسلم کی نسبت بھی تصریح ظاہر فرما چکے ہین - ناظرین آپ کے اقوال اور ہمارے تو لون کو توجہ سے دیکھتے جائین اور پھر انصاف سے کہین کہ آپ بخاری و مسلم کی جملہ احادیث کو صحیح جانتے ہین - اور آپ کا اقرار اشتہار یکم اگست ۹۱ سنہ کہ مین صحیحین کو بسر و چشم مانتا ہون اور بخاری کو اصح الکتب

۲۳ آیہ فبای حدیث بعد اللہ و ایاتہ یومنون کا ترجمہ قادیانی نے جو ان الفاظ سے کیا ہے کہ "تم بعد اللہ اور اسکی آیات کی کس حدیث پر ایمان لاؤ گے" تو اس مین حاضرین جلسہ اور اپنے بے علم اتباع کو یہ جتانا چاہا ہے کہ خدا تعالےٰ نے حدیث نبوی کا حکم خود قرآن مین یہ بیان فرمایا ہے کہ آیات قرآن کے ہوتے کسی حدیث نبوی کو نہ مانو اور اس معنے کے بیان سے اپنا ملحد و محرف قرآن ہونا ثابت کر دکھایا ہے قادیانی کے اتباع مین اگر ایک ذرہ بھی فہم و انصاف ہو تو وہ صرف اسی جرأت کی نظر سے اسکو پورا ملحد و محرف قرآن سمجھ لین - اور اسکے اتباع سے دست بردار ہو جائین - اس آیہ مین لفظ حدیث سے اصطلاحی حدیث نبوی جو وحی خفی اور الہام الٰہی ہے ہرگز مراد نہین ہے بلکہ حدیث کے لغوی معنے (بات چیت) مراد ہے جسکو اصطلاحی معنے

کہ اس فیصلے مین کسی طور سے شک باقی نہ رہ جاوے۔ اور مسئلہ اچھی طرح کھلجاوے
تو پھر بعد اسکے کسی ایسی حدیث پر ایمان لانا جو صریح اسکے مخالف پڑی ہے مومن کا کام نہین ہے

حدیث نبوی وحی خفی سے یہان تعلق نہین۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیہ مین یہ ارشاد فرمایا ہے
کہ لوگ خدا کی آیات کو چھوڑ کر اور کس بات پر ایمان لائین گے۔

اس بات سے خاص کر آنحضرت صلعم کی حدیث مراد ٹھرانا یا اس بات سے عام باتین
مراد ٹھرا کر آنحضرت صلعم کی حدیث کو انہین داخل و شامل سمجھنا اس اعتقاد کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ
آنحضرت صلعم کی حدیث وحی خفی و الہام الٰہی اور معنیً آیات اللہ مین داخل نہین جسپر کوئی
مسلمان جرءت نہین کرسکتا۔ اور قرآن مجید کی وہ آیات جنمین ارشاد ہے کہ آنحضرت صلعم

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا۔ (الحشر ع ۱) ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (النجم ع ۱)	جو کچھ تمہین دیوین (یعنے فرماوین) اُسکو قبول کرو اور جس سے روکین اسسے باز آؤ اور ارشاد ہے آنحضرت صلعم جو کچھ (دین مین) فرماتے ہین وہ وحی ہی ہوتی ہین اپنی خواہش نفس سے نہین کہتے

اس اعتقاد کے کذب و ضلالت ہونے پر شاہد عدل ہین۔

قادیانی نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۳۳۵ و صفحہ ۳۴۱ و صفحہ ۶۱۰ مین خود اقرار کیا ہے۔ کہ
قرآن کے کوئی معنے عام محاورہ قرآن کے مخالف اپنے دل سے گھڑ لینا الحاد و تحریف
ہے۔ اسکے اس اقرار و شہادت سے بھی اسکی اس جرءت کا کہ یہ قرآن کے لفظ
حدیث سے حدیث نبوی مراد ہے۔ الحاد و تحریف ہونا ثابت ہے کیونکہ قرآن مجید
کے جس مقام مین لفظ حدیث استعمال ہوا ہے اس سے اصطلاحی حدیث نبوی جو
وحی خفی کھلاتی ہے مراد نہین ہے۔ بلکہ اس سے حدیث کے لغوی معنے بات مراد ہے
قرآن مجید مین یہ لفظ مختلف صور تو نہین (حدیث۔ الحدیث۔ حدیثاً) سے

56

پھر فرمایا ہے فبای حدیث بعدہ یؤمنون ان دونوں آیتوں کے ایک ہی معنی ہیں اس لئے اس جگہ تصریح کی فرصت نہیں۔ سو آیات متذکرہ بالا کے رو سے ہر ایک مومن کا یہی مذہب ہونا چاہئے کہ وہ کتاب اللہ کو بلا شرط اور حدیث کو شرطی طور پر حجت شرعی قرار دیوے اور یہی میرا مذہب ہے۔ اور آپ کے دوسرے امر مندرجہ

بائیس مقام میں وارد ہے۔ جو نقشہ ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

نمبر	مقام	آیہ قرآن	ترجمہ
۱	نساء ع ۲۰	حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ	آیات قرآن سے انکار و ہنسی کرنیوالوں کے ساتھ نہ بیٹھو یہانتک کہ وہ کوئی اور بات کریں
۲	انعام ع ۸	ایضاً	ہماری آیتوں میں ٹٹول کرنے والوں سے منہ پھیرو یہانتک کہ وہ اور بات میں ٹٹول کریں۔
۳	اعراف ع ۲۳	فبای حدیث بعدہ یؤمنون۔	ہماری بات کو چھوڑ کر کس بات میں ایمان لاوین گے۔
۴	کہف ع ۱	ان لم یؤمنوا بهذا الحدیث اسفا	شاید تو افسوس سے اپنا گلا گھونٹ ڈالے کہ وہ اس بات پر ایمان نہیں لاتے۔
۵	طہ ع ۱	هل اتاک حدیث موسیٰ	کیا تجھے موسیٰ کی بات (یعنے حکایت) پہنچی ہے۔
۶	لقمن ع ۱	ومن الناس من یشتری لهو الحدیث	بعض ایسے لوگ ہیں جو کھیل کی باتیں (یعنے قصے کہانیاں) خریدتے ہیں۔
۷	احزاب ع ۷	ولا مستانسین لحدیث	آنحضرت صلعم کے گھر میں آپس میں کی باتوں میں جی لگاتے نہ ٹھہرے رہو۔

صفحہ ۱۹۔ اشاعۃ السنہ کی نسبت علیحدہ جواب کی ضرورت نہین کیونکہ اسکا جواب اسمین آگیا ہے یعنے جو امر قول یا فعل یا تقریر کے طور پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے احادیث مین بیان کیا گیا ہے ہم اس امر کو بھی اسی محک سے آزمائینگے۔ اور دیکھینگے کہ حسب آیۃ شریف فبای حدیث بعدہٗ یؤمنون وہ حدیث قولی یا فعلی قرآن کریم کی کسی صریح

نمبر	مقام	آیہ قرآن	ترجمہ
۸	زمر ع ۲	الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها۔	خداے تعالے نے اچھی بات اُتاری کتاب آپسمین ملتی۔
۹	جاثیہ ع ۱	فبای حديث بعد الله وآیاته یومنون	پھر اللہ اور اس کی آیات کو چھوڑکر [illegible]
(یہ وہ آیت ہے جسکے ترجمہ مین قادیانی نے تحریف والحاد سے کام کیا ہے)			
۱۰	ذاریات ع ۲۔	هل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرمين	تجھے ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی ہے۔؟
۱۱	طور ع ۲	فلياتوا بحديث مثله ان كانوا صادقين۔	وہ کہتے ہین تو ایسی ہی کوئی بات لے آوین۔
۱۲	واقعہ ع ۱	افبهذا الحديث انتم مدهنون	کیا اس بات مین تم سُستی کرتے ہو
۱۳	نجم ع ۳	افمن هذا الحديث تعجبون	کیا اس بات سے تعجب کرتے ہو۔
۱۴	القلم ع ۱۔	ذرني ومن يكذب بهذا الحديث۔	چھوڑدے مجھے اور اس بات کے جھٹلانے والون کو۔
۱۵	مرسلت ع ۲	فبای حديث بعده يؤمنون	اسکو چھوڑکر کس بات پر ایمان لاینگے۔
۱۶	نازعات ع ۱	هل اتاك حديث موسى	کیا تجھے موسیٰ کی بات پہنچی۔
۱۷	بروج ع ۱	هل اتاك حديث الجنود	کیا تجھے لشکرون کی بات پہنچی۔

احدیث آیتہ سے مخالف تو نہین۔ اگر مخالف نہین ہوگی تو ہم بسر وچشم اوسکو قبول کرین گے اگر بظاہر مخالف نظر آئیگی تو ہم حتی الوسع اوسکی تطبیق اور توفیق کے لئے کوشش کرین گے

نمبر	مقام	آیہ قرآن	ترجمہ
۱۸	غاشیہ ع ۱	ھل اتٰک حدیث الغاشیہ	کیا تجھے ڈھانکنے والی (یعنی قیامت) کی بات پہنچی۔
۱۹	نساء ع ۶	ولا یکتمون اللہ حدیثًا	اللہ سے کوئی بات نہ چھپا سکینگے۔
۲۰	نساء ع ۱۱	فما لھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثًا	انکو کیا ہو گیا کہ یہ ایک بات بھی سمجھنے نہین لگتے۔
۲۱	یوسف ع ۱۱	ما کان حدیثًا یفترٰی	یہ (قصہ یوسفؑ) بناوٹی بات نہین۔
۲۲	تحریم ع ۱	واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثًا	جب چھپا کر کہی نبیؐ نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات۔

ان مقامات مین سے کسی جگہہ لفظ حدیث سے اصطلاحی حدیث نبوی جو وحی خفی والہام الٰہی ہوتی ہے مراد نہین۔ آخری آیہ مین گو حدیث کی نسبت آنحضرت صؐ کیطرف ہوئی ہے۔ مگر اس سے بھی اصطلاحی حدیث نبوی وحی الٰہی مراد نہین۔ بلکہ لغوی حدیث بات مراد جو آنحضرت صؐ نے صرف اپنے جی سے (نہ وحی الٰہی) سے ایک بی بی کو کہدی تہی۔ کہ مین اپنے حرم ماریہ قبطیہ کے پاس نہ جاؤنگا۔ یا ایک بیوی کے پاس جاکر شہد نہ پیونگا۔ جو خدا تعالےٰ کو پسند نہ آئی۔ اور اسپر یہ آیت اتری کہ اے نبی تو خدا کے حلال کو حرام کیون کرتا ہے۔

اس عام محاورہ قرآن کے مخالف قادیانی کا قرآن کے لفظ حدیث سے حدیث نبوی مراد لینا اپنے اقرار و اصول کے مطابق الحاد و تحریف قرآن کا مرتکب ہونا ہے قادیانی کے اتباع اس الحاد و تحریف پر بھی اسکی اتباع سے دست بردار نہون اور اسکی ایسی

اور اگر ہم باوجود پوری پوری کوشش کے اس امر تطبیق مین ناکام رہینگے اور صاف کھلے کھلے طور پر ہمین مخالفت معلوم ہوگی تو ہم افسوس کے ساتھ ایسی حدیث کو ترک کر دینگے۔ کیونکہ حدیث کا پایہ قرآن کریم کے مرتبہ اور پایہ کو نہین پہونچتا۔ قرآن کریم وحی متلو ہے۔ اور اسکے جمع کرنے اور محفوظ رکھنے مین وہ اہتمام بلیغ کیا گیا ہے جو احادیث کے اہتمام کو اوس سے کچہ نسبت نہین۔ اکثر احادیث غایت درجہ مفید ظن[1] ہے۔ اور ظنی نتیجہ کے منتج ہین اور اگر کوئی حدیث تواتر کی درجہ پر بھی ہو تاہم قرآن کریم کی تواتر سے اوسکو ہرگز مساوات نہین بالفعل اسیقدر لکھنا کافی ہے۔

۲۰ - جولای راقم خاکسار غلام احمد ۱۸۹۱ع

تحریر [illegible]

آپ کی کلام مین میرے سوال کا صاف اور قطعی جواب نہین[2] ہے۔ اپنی قبولیت

تفسیر قرآن کو حقائق و معارف سمجھکر اسکو مجدد کھین تو پھر انکی ہدایت کی کوئی صورت و امید نہین ہے۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔ ومن یضلل یرید اللہ۔

[1] قولہ مفید ظن - یہ ظنی ہونی احادیث سے تعرض اجنبی ہے - ظنی یا قطعی ہونے احادیث کی سوال نہتا صرف صحت و یا عدم صحت احادیث کی سوال تہا - لہذا جواب مین صرف صحت یا عدم صحت کا بیان چاہئے نہ ظنیت و قطعیت کی بحث یہ دوسری دفعہ آپنے بحث سے خروج کیا۔

[2] قولہ قطعی جواب نہین - مرزا قادیانی کی تقلید و محبت مین اندھے اور کانے حواری مرزا کے جواب کو قطعی جانتے اور ہمارے انکار قطعیت پر حیرت ظاہر

احجیت حدیث یاسنت کی ایک شرط بتائی ہے۔ یہ ظاہر نہین کیا کہ یہ شرط اوس حدیث یاسنت مین جو کتب حدیث خصوصًا صحیحین مین (جنکا ذکر اصل سوم مین ہے) پائی جاوے متحقق ہے یا نہین۔ وبناءً علیہ وہ حدیث یاسنت جوان کتب مین ہے شرعی حجت ہے یا نہین۔ علاوہ بران اس کلام مین آپنے جو شرط حجیت وقبولیت بیان کی ہے وہ شرط قانون درایت نہ قانون روایت۔ اب آپ بیان کرین کہ اصول رعایت کی رو سے کتب حدیث خصوصًا صحیحین جنکا ذکر اصل سوم مین ہے مثبت سنت نبویہ ہین یا نہین اور ان کتابون کی احادیث بلا وقفہ ونظر واجب العمل والاعتقاد ہین۔ یا ان کتابون مین ایسی احادیث

کرتے ہین۔ جسکا سبب یہ ہے کہ علم سے تو پہلے ہی سے عاری و بے بصیرت تھے۔ رہا فہم سو مرزا کی بیعت کرکے اسکی نذر کر چکے ہین۔ لہذا وہ اسقدر نہین سمجھ سکتے کہ لفظ "اگر" جو حرف شرط ہے اور یہ حرف شرط مرزا کے جواب مین موجود ہے جو اسکو قطعی نہین ہونے دیتا۔ جواب قطعی وہ ہوتا ہے جسمین بغیر کسی شرط کے "ہست" یا "نیست" کا بیان ہو۔ لہذا ہمارے سوال کا جواب قطعی یہ ہے کہ احادیث صحیحین سب کی سب صحیح ولائق عمل ہین۔ یا سب کی سب غیر صحیح وموضوع ہین یا بعض صحیح اور بعض غیر صحیح جسکا مرزا کی کلام مین اول سے آخر تک کہین نام ونشان نہین ہے۔

لہ یہان سے خاکسار نے اصل سوم (منجملہ اصول مندرجہ صہ ۱۹ اشاعۃ السنۃ) کو شامل بحث کردیا ہے۔ اور آئندہ سوالون وجوابون مین خاصکر صحیحین کی حدیثون سے بحث کی ہے۔

ےہ اس سوال وجوب اعتقاد کی بنا امام ابن الصلاح اور اون کے موافقین کے مذہب پر ہے جو احادیث صحیحین کو قطعی نظری جانتے۔ اور موجب اعتقاد سمجھتے ہین۔ بلکہ اس مقام مین اس مذہب کی حمایت وتائید مقصود نہین، ہماری بحث صرف صحت اعتقاد امرت

بھی ہین۔ جنپر بلا تحقیق صحت بحسب اصول روایت عمل و اعتقاد جائز نہین۔

۲۰ جولای ابوسعید محمد حسین سنہ ۹۱

تحریر نمبر چہارم از جانب قادیانی

مولوی صاحب کا جواب سنکر مین عرض کرتا ہون۔ کہ میرے بیان کا خلاصہ[۵۱] یہ ہے کہ ہر ایک حدیث خواہ وہ بخاری[۵۲] کی ہو یا مسلم کی۔ اس شرط سے ہم کسی خاص[۵۳] مضمون مین جو بیان کئے جاتے ہین قبول کرینگے۔ کہ وہ حدیث اون مضمون کے رو سے قرآن کریم کے بیان سے موافق و مطابق ہو۔ اب آپکے زبانی بیان سے معلوم ہوا کہ آپ یہ دریافت کرنا چاہتے ہین کہ اصول روایت کے رو سے کتب حدیث خصوصاً صحیحین مثبت سنت نبویہ ہین یا نہین اور ان کتابون کی احادیث بلا وقفہ واجب العمل والاعتقاد ہین

صحیحین مین ہے اسکو آپ قطعی صحت مانین خواہ ظنی۔ قادیانی نے جملہ احادیث صحیحین کی ظنی صحت کا بہی نہ اقبال کیا نہ صاف انکار۔ اور ہمارے اس سوال کے جواب مین قطعی صحت سے انکار کی بحث کو چہیڑ دیا اور خروج از مبحث کیا جسکا بیان حاشیہ صفحہ ۲۲۷ مین ہوگا۔

۵۲ یہان سے آپ بخاری و مسلم کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور انکی احادیث کو موضوع قرار دینے پر آمادہ ہو بیٹھے ہین۔ بخاری و مسلم پر آپ کا یہ پہلا کھلا حملہ ہے۔

۵۳ یہ صاف اقرار ہے کہ آپ نے میرے سوال کا مطلب سمجھ لیا ہے مگر افسوس اخیر بحث تک اسکا قطعی جواب نہ دیا جو کچھ کہا اسمین خروج از بحث کیا حواشی صفحہ آئندہ ملاحظہ ہون

یا ان کتابون مین ایسی حدیثین بھی ہین جنپر عمل واعتقاد جائز نہین - اس کا جواب میری طرف یہ ہے کہ چونکہ حدیثون کا جمع ہونا ایسے یقینی اور قطعی طور سے نہین ہین* جس سے انکار کرنا کسی طور سے جائز نہو اور جسپر ایمان لانا ایسے پایہ اور مرتبہ کا ہو جیسا کہ قرآن کریم پر ایمان لانا - لہذا ہمارا یہ مذہب ہرگز ایسا نہین ہے کہ روایت کے روسے بھی حدیث کو وہ مرتبہ یقین دین جیسا کہ ہم قرآن کریم کا مرتبہ اعتقاد رکھتے ہین - ہم پہلے بیان کرچکا ہون کہ حدیثین غایت کار مفید ظن ہین تو ہم کیونکر روایت کے روسے بھی اونکو وہ مرتبہ دے سکتے ہین جو قرآن کریم کا مرتبہ ہے جس طور سے حدیثین جمع کی گئی ہین اوس طریق پر ہی نظر ڈالنے سے ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ہرگز ممکن ہی [illegible] ہین کہ جو قرآن کریم پر ایمان لاتے ہین مثلاً اگر کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی ہے لیکن قرآن کریم کے کھلے کھلے منشار سے برخلاف ہے تو کیا ہمارے لئے یہ ضروری نہین ہوگا کہ ہم اوسکی مخالفت کی حالت مین قرآن کریم کو اپنے ثبوت مین مقدم قرار دین - پس آپکا یہ کہنا کہ احادیث اصول روایت کے روسے ماننے کے لائق ہین یہ ایک دھوکہ دینے والا قول ہے کیونکہ ہمین یہ دیکھنا چاہئے کہ حدیث کے ماننے مین جو مرتبہ یقین کا

---

٥١ یہ میرے سوال کا (جسکو آپ خود نقل وبیان کرچکے ہین) جواب نہین ہے اس طولانی جواب کا خلاصہ دو امر کا بیان ہے جو خارج از بحث ہین - امر اول یہ کہ احادیث صحیحین قرآن کے برابر قطعی ویقینی صحیح نہین ہین جسکے بیان مین قادیانی نے تیسرے دفعہ خروج از بحث کیا - امر دوم یہ کہ جو حدیث صحیحین قرآن کے موافق نہ ہو وہ لائق قبول نہین ہے جسکے بیان مین قادیانی نے چوتھی دفعہ خروج از بحث کیا - ناظرین اس جواب کو غور سے ملاحظہ فرمائینگے تو اسمین ان دو امرون خارج از بحث کے بیان و

٥٢ ہینے اصول روایت سے احادیث کی صحت کو لائق تسلیم کہا ہے جو الفاظ سے

* ایسا ہی تھا قادیانی کی تحریر مین "ہین" بلفظ جمع ہے۔

H ایسا ہی اصل تحریر قادیانی مین "ہون لصیغہ" واحد ہے۔

خروج دفعہ ۳

خروج دفعہ ۴

ہمین حاصل ہے وہ مرتبہ قرآن کریم کے ثبوت سے ہم وزن ہے یا نہین اگر یہ بات ہو جاوے کہ وہ مرتبہ ثبوت کا قرآن کریم کے مرتبہ ثبوت سے ہم وزن ہے تو بلا شبہ ہمین اسی پایہ پر حدیث کو مان لینا چاہیئے۔ مگر یہ تو کسی کا بھی مذہب نہین تمام مسلمانونکا یہی مذہب ہے کہ اکثر احادیث مفید ظن ہین والظن لا یغنی من الحق شیئاً مثلاً اگر کوئی شخص اس قسم کی

متعلق ہے معانی کی تسلیم یا عدم سے میری کلام مین اول سے آخر تک کہین تعرض نہین ہوا۔ پھر دھوکہ دینے والا قول کس شخص کا ہے ہمارا یا آپکا۔ آپ بار بار معانی احادیث کو مخالف قرآن قرار دیکر اسکو ساقط الاعتبار ٹہراتے اور ناواقف مسلمانون کو دھوکہ دینا چاہتے ہین ہم پہلے ہی (حاشیہ ملک صفحہ ۲ مین) کہہ چکے ہین۔ اور آپ پھر کہتے ہین کہ معانی ہمیشہ الفاظ کے تابع ہوتے ہین - لہذا اگر حدیث کے الفاظ صحت و ثبوت کو پہنچ جاوین اسکے معنے قرآن کے موافق و مطابق ہو سکتے ہین - اور بناءً علیہ کسی حدیث سے تمسک کرنے والے کا پہلا فرض یہ ہے کہ اس حدیث کی لفظی صحت و ثبوت کی تحقیق مین کوشش کرے۔ اور جب اسکی صحت ثابت و متحقق ہو جائے۔ تو پھر اسکی معانی کو موافق و مطابق قرآن اور دیگر احادیث صحیحہ کر کے اسپر عمل و تمسک کرے۔

آپ سوال صحت حدیث کے جواب مین کبھی معانی حدیث کو پیش کرتے ہین۔ کبھی احادیث کے ظنی ہونے کو کبھی انکو پایہ ثبوت مین قرآن کے مساوی نہونے کو۔ اور بار بار خروج از بحث کے مرتکب ہوتے ہین۔ جو لوگ حواریین قادیانی سے خروج از بحث اور طوالت کا الزام خاکسار پر قائم کرتے ہین وہ اس قسم کے جوابات قادیانی کو ملاحظہ کر کے

سلہ اس قول کا جواب متن (تحریر نمبری (۸)) مین دیا گیا اور ثابت کیا گیا ہے کہ عملیات مین ظن واجب العمل ہے۔